REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۰ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

خطبہ نمبر ۳

۲۴ شعبان ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۳۱ صلح ۱۳۴۱ھ ش | ۳۱ جنوری ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۶

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل دوپہر سے پہلے حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے ۔ کل حضور سیر کے لئے احمد نگر تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ باغ میں تشریف فرما رہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

# بنیادی جمہوریتوں کے ارکان ہی پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کا انتخاب کریں گے

## چار روزہ صوبائی کنونشن کے افتتاحی اجلاس میں صدر محمد ایوب خاں کا اعلان

لاہور ۳۰ جنوری۔ کل صوبائی دارالحکومت کے اسمبلی ہال میں سارے مغربی پاکستان سے آئے ہوئے بنیادی جمہوریتوں کے نمائندوں کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان ہی ملک میں قائم ہونے والی آئندہ پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کے لئے انتخابی اداروں کا کام کریں گے۔ آپ نے ان ارکان کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح محسوس کریں اور سیاسی دھڑے بندیوں میں الجھے بغیر قومی تعمیر کی جانب توجہ رکھیں۔

صدر ایوب نے اپنے خطاب میں کہا کہ نئے آئین کے تحت جو اسمبلیاں قائم ہونگی ان کے ارکان پر ایسی پابندیاں لگائی جائیں گی کہ وہ ملک اور صوبوں کے روزمرہ نظم و نسق میں دخل انداز نہیں ہو سکیں گے۔ نیز بے اصولے لوگ ذاتی مفادات کی خاطر لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم نہیں کر سکیں گے۔ آپ نے کہا کہ بنیادی جمہوری نظام کے تحت منتخب ممبروں کو چاہئے کہ وہ کوئی سیاسی دھڑا نہ بنائیں۔ کیونکہ اس میں ملک کی کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔ اور مختلف طبقات میں خواہ مخواہ انتشار پیدا ہوگا۔ آپ نے واضح کیا کہ ایسے لوگوں کو ہرگز آگے آنے نہیں دینا چاہئے۔ جنہوں نے ماضی میں ملک کو نقصان پہنچایا ہے۔ ان کے بجائے ایسے لوگوں کو منتخب کرنا چاہئے جو قوم کی خاطر قربانیاں دے چکے ہوں اور محب وطن ہوں۔

## پاکستان کے لئے آٹھ کروڑ ڈالر کا امریکی قرضہ

### یہ رقم تھوڑی مدت کے لئے تین علیحدہ علیحدہ قرضوں میں دی جائیگی

واشنگٹن ۳۰ جنوری۔ امریکہ پاکستان کے دوسرے پانچسالہ منصوبے کے لئے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ ڈالر کے تھوڑی مدت کے قرضے دیگا۔ یہ اعلان امریکہ کے بین الاقوامی ادارہ ترقیات کے ناظم مسٹر ہیملٹن نے کل یہاں کیا۔ یہ رقم تین قرضوں کی صورت میں ہوگی۔ پہلا قرضہ ساڑھے چار کروڑ ڈالر کا ہوگا۔ یہ قرضہ امریکہ سے لوہا، فولاد اور دیگر آہنی دھاتیں خریدنے کے لئے ہے۔ دوسرے قرضے کی رقم دو کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر ہے۔ یہ کراچی میں ایک نیا بجلی گھر قائم کرنے کے سلسلہ میں دیا جائیگا۔ اس بجلی گھر میں قدرتی گیس استعمال کی جائے گی اور اس میں ایک لاکھ ۳۲ ہزار کلوواٹ بجلی تیار ہوا کرے گی۔ یہ قرضہ براہ راست کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کو دیا جائے گا۔ تیسرا قرضہ مشرقی پاکستان میں بجلی کی ٹرانسمشن اور تقسیم کے لئے ہوگا۔ اس کی رقم ۸۶ لاکھ ڈالر ہوگی۔ مسٹر ہیملٹن نے کہا ہے کہ یہ قرضے پاکستان کی گزشتہ دس سالہ ترقی کے پیش نظر دیئے گئے ہیں۔

— پشاور ۲۰ جنوری۔ حکومت افغانستان نے امریکی امداد کے سامان کی ترسیل کے سلسلہ میں ۴۳ دن کے لئے کل پاک افغان سرحد عارضی طور پر کھول دی گئی ہے۔

## صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کی صحت

ربوہ ۳۰ جنوری۔ صاحبزادی بی بی امۃ الجمیل صاحبہ کی طبیعت اب بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے آپ ان جملہ بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ جنہوں نے آپ کی صحت یابی کے لئے دعائیں کیں۔

## ضروری اطلاع

سیالکوٹ کے دیہات میں دس روزہ دورہ کے بعد خاکسار بخیریت واپس ربوہ پہنچ گیا ہے۔ ربوہ سے عدم موجودگی کے ایام میں کئی دوستوں کے خطوط میرے نام آئے ہوئے پڑے تھے جنہیں اب پڑھنے کا موقعہ ملا ہے۔ انشاء اللہ سب خطوط کے جوابات بھجوانے کی کوشش کی جائے گی۔

(شبیر احمد وکیل المال تحریک جدید)

## فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی سالانہ کھیلیں

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی سالانہ کھیلوں کا پروگرام یکم فروری بروز جمعرات صبح ۹ بجے لجنہ اماء اللہ گراؤنڈ میں ہو رہا ہے۔ خواتین سے درخواست ہے کہ وہ وقت کی پابندی کرتے ہوئے پروگرام میں شامل ہوں اور ننھے بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ افتتاح فرمائیں گی۔

ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

## بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک ادبی محفل

ربوہ — مورخہ ۲۸ جنوری کو ۲ بجے بعد دوپہر بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام کالج ہال میں ایک ادبی محفل منعقد ہوئی۔ جس میں بزم اردو کی درخواست پر بعض مشہور شعراء نے بھی لاہور سے تشریف لاکر شرکت فرمائی۔ اس خصوصی محفل میں صدارت کے فرائض محترم ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفت روزہ "لاہور" نے ادا فرمائے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے طالب علم برکت اللہ صاحب طاہر نے کی۔ بعد ازاں ربوہ کے مقامی شعراء اور مہمان شعراء نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ محفل کے دو دور مقرر تھے۔ پہلے دور میں شعراء کرام نے اپنا تازہ کلام سنایا۔ دوسرے دور میں انہوں نے حاضرین کی فرمائش پر اپنے کلام کی بعض منتخب نظمیں پیش کیں۔ اس محفل میں مقامی شعراء میں سے مکرم ناصر احمد صاحب پرویز پرواززی۔ پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نصیر اور شیخ روشن دین صاحب تنویر نے اپنا کلام سنایا۔ نیز مہمان شعراء میں سے جناب ثاقب صاحب زیروی، جناب احمد ندیم صاحب قاسمی، جناب نظر امروہوی، جناب شرقی بن شائق، جناب کلیم عثمانی اور جناب خاطر ہاشمی نے حاضرین کو اپنے کلام سے محظوظ فرمایا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔ ... ضیاء الاسلام پریس ربوہ ...

# خطبہ جمعہ

## رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کی ہمدردی میں عدیم المثال قربانیاں پیش فرمائیں

## آپ پر سچا ایمان رکھنے والوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی رُوحانی استعداد کے مُطابق ان قربانیوں میں حصّہ لیں

### آیت قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ ر اگست ۱۹۴۹ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۴۶ء کو رؤیا میں دیکھا تھا کہ

"بہت سے لوگ جمع ہیں (اور) میں اُن کے سامنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر تقریر کر رہا ہوں اور آیت قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کو لے کر اسکے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہوں اور لوگوں سے کہتا ہوں دیکھو قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام پہلو بیان ہوتے ہیں اس کے بعد خواب میں ہی میں کئی دفعہ بیدار ہوا اور سویا مگر جب میں بیدار ہوتا تو دیکھتا کہ میں قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین پڑھ کر تقریر کر رہا ہوں اس طرح ساری رات سونے سے اٹھنے تک یہی ہوتا رہا کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر تقریر کر رہا ہوں مگر میری تقریر قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی کے گرد ہی چکر کاٹتی رہتی ہے۔"

حضور نے اس وقت فرمایا:-

"اس سے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بیج کے طور پر اس آیت کے مطالب کو میرے قلب میں داخل کر دیا ہے اور جب ضرورت ہوگی وہ اس کے مطالب کو میرے ذریعہ سے روشن فرمائے گا۔"

(الفضل ۳۱ ر اکتوبر ۱۹۴۶ء)

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ اس کے تین سال بعد ۱۹۴۹ء میں جب حضور کوئٹہ تشریف لے گئے تو وہاں حضور نے اس آیت کی تشریح میں چار خطبات پڑھے جن میں سے تین خطبات الفضل ۱۶ ر دسمبر ۵۹ء - ۳۰ ر دسمبر ۵۹ء اور ۶ ر جنوری ۶۰ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب اس سلسلہ کا آخری خطبہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کی تلاوت کی اور اسکے بعد فرمایا:-

اس آیت کے تین حصّوں کو میں بیان کر چکا ہوں اب

### چوتھا حصّہ

رہ گیا ہے اور وہ "مماتی" ہے یعنی میری موت اللہ کے لئے ہے اور اُس اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین یعنی سب جہانوں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ موت کے معنے جسمانی موت کے بھی ہوتے ہیں اور موت کے معنے مصیبت اور دکھ کے بھی ہوتے ہیں اور موت کے معنے اُن حالات کے بھی ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کے لئے انسان اپنے اوپر خود وارد کر لیتا ہے۔ اگر ہم موت کے یہ معنے کریں کہ وہ حالات جو میں اپنے اوپر وارد کرتا رہتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اُس خدا کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے تو اسکے معنے یہ ہوں گے کہ دنیا میں تمام انبیاء ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اپنی قوم اور اپنی ذات کے لئے دکھ اور مصائب اٹھائے۔ مگر میں پہلا شخص ہوں جس نے رب العلمین خدا کے لئے دکھ اور مصائب اٹھائے ہیں۔ میرا تکلیف اٹھانا کسی خاص قوم کے لئے نہیں تھا۔ میرا تکلیف اٹھانا کسی خاص ملک کے لئے نہیں تھا۔

### میری تکالیف اور دکھ سب دنیا کیلئے ہیں

اور جیسا کہ میں اپنے خطبات میں بتا چکا ہوں۔ اس آیت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ساتھ ایسی قیود لگا دی گئی ہیں جو دوسرے نبیوں کی قربانیوں میں بھی نہیں پائی جاتیں بجائے یہ کہ دوسرے انسانوں کی قربانیوں میں وہ قیود پائی جاتی ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام دنیا میں آئے اور انہوں نے تکالیف برداشت کیں اور دکھ اٹھائے مگر وہ تکالیف اور دکھ انہوں نے اپنی قوم کیلئے اٹھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑی بڑی قربانیاں کیں مگر انہوں نے بھی وہ قربانیاں اپنی قوم کے لئے کیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی قربانیاں کیں مگر انہوں نے بھی وہ قربانیاں اپنی قوم کے لئے ہی کیں۔ گزشتہ انبیاء کو بنی نوع انسان کے مجموعی وجود کا احساس ہی نہیں تھا۔

### بائیبل کو دیکھ لو

وہاں بار بار یہی آتا ہے "اے اسرائیل کے خدا" وہاں رب العالمین کا خیال نہیں پایا جاتا میں یہ نہیں کہتا کہ وہ خدا تعالیٰ کو رب العلمین نہیں مانتے تھے۔ بنی اسرائیل بھی خدا تعالیٰ کو رب العلمین مانتے تھے۔ لیکن رب العلمین کا جذبہ رب بنی اسرائیل کے جذبہ کے ماتحت تھا۔ تورات یہ نہیں کہتی کہ بنی اسرائیل کے علاوہ باقی لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں۔ وہ دوسرے لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہی سمجھتی ہے لیکن وہ یہ بھی سمجھتی ہے کہ بنی اسرائیل دوسری مخلوق سے زیادہ شان والے ہیں چنانچہ گو بائیبل خدا تعالیٰ کو بنی اسرائیل کے علاوہ دوسری مخلوق کا بھی خدا خیال کرتی ہے مگر سوتیلے اور سگے کا فرق ضرور پایا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وہ پہلے شخص تھے جو ایسے ملک میں پیدا ہوئے جس کے تعلقات باقی دنیا سے نہیں تھے۔ عرب باقی ساری دنیا سے کٹا ہوا تھا۔

### عرب کے رہنے والے

باقی دنیا کے متعلق کوئی قطعی اور یقینی خیال نہیں رکھتے تھے ان کے پاس کوئی تاریخ نہیں تھی۔ عرب کی دنیا عرب تک ہی محدود تھی۔ اگر وہ دوسری قوموں کے متعلق کوئی خیال رکھتے بھی تھے تو وہ صرف منافرت کا خیال تھا۔ عربوں میں تکبر اتنا پایا جاتا تھا کہ وہ سمجھتے تھے۔ انکے مقابلہ میں کوئی ہے ہی نہیں۔ وہ صرف سیاسی برتری کو اپنے سے بالا سمجھتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ رومن اور ایرانی حکومتوں کے برابر اور کوئی حکومت نہیں۔ گویا سیاسی نقطۂ نگاہ سے تو وہ عرب کو حقیر خیال کرتے تھے اور قومی نقطۂ نگاہ سے وہ باقی دنیا کو عرب کے مقابلہ میں ذلیل خیال کرتے تھے۔ اسی طرح خواہ کوئی نقطۂ نگاہ ہو۔ جغرافی ہو یا تاریخی وہ دنیا میں مساوات کا رنگ تسلیم نہیں کرتے تھے بلکہ قومی برتری کا خیال آتے ہی وہ

## عرب کو دوسری قوموں سے بالا

سمجھتے تھے اور جب سیاست کا سوال آتا تھا وہ رومن اور ایرانیوں کے درباروں میں جا کر رومی اور ایرانی بادشاہوں کو حضور کہنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ انہیں سیاسی تفاخر کے متعلق کوئی حس نہیں تھی۔ وہ رومی اور ایرانی بادشاہوں کو بڑے فخر سے اپنا بادشاہ کہہ دیتے تھے۔ کیونکہ جب وہ ان کے درباروں میں جاتے تھے تو کچھ لینے کے لئے جاتے تھے۔ غرض نہ وہ جغرافیائی حیثیت سے ایک دنیا کے قائل تھے اور نہ قومی لحاظ سے وہ ایک دنیا کے قائل تھے۔ پھر جو لوگ رومن اور ایرانی درباروں میں جاتے تھے۔ ان کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ بالعموم یہ لوگ وہ تھے جنہوں نے اپنے گھر کے اردگرد سو سو میل سے باہر قدم نہیں رکھا تھا۔ ان کے مقابلہ میں بنی اسرائیل قوم

## ترقی یافتہ قوم

تھی وہ مصر میں رہتے تھے۔ اور ایسی قوم کے اقتدار میں رہتے تھے۔ جن کی اپنی حکومت اور اقتدار تھا۔ پھر مصر ان دنوں سب سے زیادہ متمدن ملک تھا۔ مصر کے جہاز یورپ افریقہ اور ہندوستان وغیرہ دوسرے ممالک میں جاتے تھے۔ اس کی بیرونی ممالک سے تجارتیں تھیں۔ اور مصری لوگ تجارتوں کے لئے باہر جاتے تھے اور دوسرے ممالک سے سیاسی اور تمدنی تعلقات رکھتے تھے غرض مصر میں رہنے والی قوم باقی دنیا کے حالات سے غافل نہیں رہ سکتی تھی۔ مصری قوم اس زمانہ میں بڑی متمدن قوم تھی اور اس کے باقی ممالک سے وسیع تعلقات تھے جیسے آجکل انگلستان ہے۔ انگلستان سیاسی اور تمدنی طور پر اتنی ترقی کر چکا ہے کہ اس میں رہنے والا

## دنیا کے حالات سے غافل

نہیں رہ سکتا۔ افغانستان میں رہنے والا غافل رہ سکتا ہے۔ کیونکہ تمدنی اور سیاسی ترقی میں وہ ابھی بہت پیچھے ہے۔ یہی حالت عرب کی مصر کے مقابل پر تھی۔ لیکن مصر میں رہتے ہوئے مصری اقتدار کے ماتحت رہتے ہوئے اور مصری تہذیب کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اسرائیل کا خدا پیش کیا چنانچہ بار بار تورات میں یہی آتا ہے کہ یہی اسرائیل کا خدا یوں کہتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام جن کے زمانہ میں تمدن بہت پھیل چکا تھا۔ یورپ اور ایشیا آپس میں مخلوط ہو چکے تھے وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ باوجود دنیا میں اتحاد ہو جانے کے

## حضرت مسیح علیہ السلام

قومی نظریہ سے اوپر نہیں جا سکے۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی یہ خیال نہیں کرتے تھے۔ کہ بنی اسرائیل کے علاوہ باقی لوگ خدا تعالےٰ کی مخلوق نہیں۔ وہ یہ بھی خیال نہیں کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے علاوہ باقی مخلوق کا خدا خدا نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام یہی سمجھتے تھے کہ بنی اسرائیل کے علاوہ باقی مخلوق بھی خدا تعالےٰ کی مخلوق ہے۔ اور خدا بنی اسرائیل کے علاوہ دوسرے لوگوں کا بھی خدا ہے۔ مگر باوجود اس کے موسوی نظریہ کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی یہی نظریہ پیش کیا کہ بنی اسرائیل خاص طور پر خدا تعالےٰ کے بیٹے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ خاص طور پر بنی اسرائیل کا باپ ہے۔ باقی لوگ خدا تعالےٰ کے سوتیلے بیٹے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کا سوتیلا باپ ہے۔ اس کے مقابل پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ آپ ایک ایسے ملک میں پیدا ہوئے جو تہذیب اور تمدن کے لحاظ سے بہت پیچھے تھا وہ باقی دنیا سے بہت کٹا ہوا تھا۔

## پہلی دفعہ یہ نظریہ پیش کیا

کہ تمام قومیں خدا تعالےٰ کی مخلوق ہیں۔ اور خدا تعالےٰ تمام قوموں کا خدا ہے۔ اور یکساں خدا ہے۔ آپ نے فرمایا بے شک عرب قوم میری پہلی مخاطب ہے۔ اور میں اسی میں پیدا ہوا ہوں۔ مگر میں صرف اسی قوم کی بہبودی کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ بعثت الی الاسود والابیض والاحمر والاصفر۔ میں تمام سیاہ سفید سرخ اور زرد قوموں کی بہبودی کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں کوئی چینی ہو یا افریقن۔ انگریز ہو یا امریکن ہندوستانی ہو یا جاپانی ان ساروں کے لئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ پھر خدا تعالےٰ کے حکم سے آپ فرماتے ہیں۔ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یعنی یہ نہیں کہ میں نے اپنے زمانہ میں ہی یہ دعوےٰ کیا ہے کہ میں ساری دنیا سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور میری زندگی انکی بہتری کے لئے صرف ہو رہی ہے۔ بلکہ پہلے نبیوں پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں مجھے انہیں بھی دور کرنا ہے۔ گویا یہ چیز خدا تعالےٰ کو آج ہی نہیں سوجھی کہ سب مخلوق اسی کی ہے۔ بلکہ پہلے بھی مختلف انبیاء

## مختلف قوموں کی طرف

مبعوث ہوتے رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ ان کی ہدایت کا سامان پیدا کرتا رہا ہے۔ دراصل بنی اسرائیل کا یہ ایک محاورہ تھا کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں۔ ورنہ وہ یہی سمجھتے تھے کہ خدا سب کا خدا ہے۔ نہ خدا تعالےٰ نے کسی وقت اپنے بندوں کو بھلایا۔ اور نہ بندوں نے خدا تعالےٰ کی خدائی سے انکار کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ محض الزامات ہیں جو پہلے نبیوں پر عائد کئے گئے ہیں۔ ورنہ انہوں نے خدا تعالےٰ کو رب العالمین کی صورت میں پیش کیا ہے۔ مگر اس حقیقت کے باوجود

## اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا

کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام زندہ رہے مگر بنی اسرائیل کے لئے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ رہے مگر اپنی قوم کے لئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام زندہ رہے مگر فلسطینیوں کے لئے۔ حضرت نوح علیہ السلام زندہ رہے مگر عراقیوں کے لئے۔ حضرت کرشن اور حضرت رام چندر علیہما السلام زندہ رہے مگر ہندوستانیوں کے لئے۔ انہوں نے تکالیف اٹھائیں مصائب برداشت کیں مگر صرف بنی اسرائیل کے لئے یا صرف فلسطینیوں کے لئے یا صرف عراقیوں کے لئے یا صرف ہندوستانیوں کے لئے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے حکم سے فرماتے ہیں۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای
ومماتی للہ رب العالمین

میں اگر تکالیف اور دکھ اٹھاتا ہوں تو صرف ایک قوم کے لئے نہیں۔ بے شک میں عرب قوم میں پیدا ہوا ہوں۔ اور وہ میری پہلی مخاطب ہے۔ لیکن

## میرے دکھ اور مصائب

ساری دنیا کے لئے ہیں۔ اور یہ ایک قوم کے لئے ہو بھی کس طرح سکتے ہیں۔ میں نے تو اپنی زندگی خدا تعالےٰ کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ اور ایسے خدا کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ جو رب العالمین یعنی سب جہانوں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ میں صرف عرب قوم کا لیڈر نہیں ہوں۔ میں تو خدا تعالےٰ کا جو رب العالمین ہے بندہ ہوں۔ اس کی خاطر میں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ وہ اگر رب العالمین ہے۔ وہ اگر سب جہانوں کی ربوبیت کرتا ہے تو اس کا خادم ہونے کی حیثیت سے میری تکالیف اور دکھ کسی خاص قوم کے ساتھ کیوں مختص ہوں۔ جس شخص کے دو بیٹے ہوں اس کا خادم دونوں بیٹوں کی خدمت کرے گا لیکن اگر تم نوکر نہیں ہو تو تمہیں اختیار ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے دوست بن جاؤ۔ دوسرے سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھو۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کے دو بیٹے ہوتے ہیں۔ ایک شخص کے ان میں سے ایک کے ساتھ گہرے تعلقات ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کے دوسرے بھائی کے ساتھ اس کے عام

## رواداری اور ہمدردی

کے بھی تعلقات نہیں ہوتے۔ لیکن نوکر ایسا نہیں کر سکتا اسے دونوں کی خدمت کرنی ہوگی۔ دونوں سے وفاداری کا سلوک کرنا پڑے گا۔ ہمسایہ ایسا کر سکتا ہے۔ غیر نوکر ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن نوکر ایسا نہیں کر سکتا۔ پس

قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای
ومماتی للہ رب العالمین

کہہ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے خدا تعالےٰ کو رب العالمین سمجھ کر مانا ہے۔ رب عرب یا رب بنی اسرائیل سمجھ کر نہیں مانا۔ اور جب میں نے اسے رب العالمین سمجھ کر مانا ہے۔ تو اس کی جتنی بھی مخلوق ہے۔ ساری کی خاطر مجھے اپنے اوپر تکالیف وارد کرنی پڑیں گی۔ اسی وجہ سے

## رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

میں کثرت سے یہ چیز پائی جاتی ہے کہ عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اور نہ عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے مگر حضرت موسےٰ علیہ السلام کہتے ہیں فضیلت ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کہتے ہیں فضیلت ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس کسی غیر قوم کی ایک عورت آکر کہتی ہے۔ اے استاد تو مجھے بھی اس سچائی سے حصہ دے۔ جو تو بنی اسرائیل کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتی کہ تو میرے لئے بھی تکلیف اٹھا میری بہتری کے لئے بھی قربانی کر۔ بلکہ وہ صرف اتنا کہتی ہے کہ مجھے بھی وہ باتیں سنا جو تو بنی اسرائیل کو سناتا ہے۔ لیکن اس عورت کی خاطر دکھ اور تکالیف اٹھانا تو الگ رہا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کہتے ہیں۔ بیٹوں کی روٹی میں کتوں کے آگے کیسے پھینک سکتا ہوں۔ گویا بنی اسرائیل خدا تعالےٰ کے بیٹے ہیں۔ اور یہ ان کی روٹی ہے۔ دوسری قومیں جو بمنزلہ کتوں کے ہیں۔ یہ روٹی ان کے آگے کیسے پھینک سکتا ہوں۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کے ابتدائی زمانہ میں۔ ایسے ابتدائی زمانہ میں جبکہ ابھی تعلیم بھی مکمل نہیں ہوئی تھی۔ قرآن کریم کا ایک پارہ بھی پورا نازل نہیں ہوا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آتے ہیں۔ ان میں سے کوئی یونانی ہوتا ہے جیسے صہیب رومی کوئی حبشہ کا ہوتا ہے جیسے بلال رضی اللہ عنہ کوئی [illegible] کا ہوتا ہے اور

کوئی ایمان کا۔ یہ لوگ آتے ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنی یہ خواہش پیش کرتے ہیں کہ ہمیں بھی اپنی تعلیم سنائیے اُن کے جواب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ نہیں فرماتے کہ کیا کوئی شخص اپنے بیٹوں کی روٹی کتوں کے آگے بھی پھینک سکتا ہے، بلکہ آپ سمجھتے ہیں کہ جس طرح عرب قوم ہے ویسے ہی یہ لوگ بھی ہیں آپ فوراً انہیں دینی تعلیم دینا شروع کر دیتے ہیں بلکہ دینی تعلیم دینا تو الگ رہا۔ یہاں تک ثابت ہے کہ دو بھائی تھے وہ عربی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے تھے یا بہت کم علم رکھتے تھے وہ صرف بائبل جانتے تھے یہ وہ کسی شخص کے غلام تھے اور لوہا کوٹا کرتے تھے۔ آپؐ ان دونو بھائیوں کو اشاروں کے ساتھ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ جب آپؐ وہاں سے گذرتے تو اُن کے پاس کھڑے ہو جاتے وہ دونوں یونانی تھے اور آپ کی باتیں نہیں سمجھ سکتے تھے۔ آپ محبت کی وجہ سے وہاں کھڑے ہو جاتے اور ان کی باتیں سُنتے۔ پھر آپ انہیں تبلیغ کرنے لگ جاتے۔ زبان تو وہ سمجھ نہیں سکتے تھے اشاروں سے انہیں تبلیغ کرتے۔ مثلاً اللہ کا لفظ کہہ کے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا۔ آہستہ آہستہ ان دونوں کو آپ سے اُنس ہو گیا اور بالآخر وہ دونوں ایمان لے آئے۔ ایسے لوگ دس گیارہ کی تعداد میں تھے جو غیر قوموں کے تھے اور آپؐ پر ایمان لائے۔

## جب طائف میں آپؐ تشریف لے گئے

تو وہاں لوگوں نے آپؐ سے بدسلوکی کی آپؐ کے ساتھ حضرت زیدؓ بھی تھے۔ آپؐ جب واپس لوٹے تو طائف والوں نے پتھر برسائے اور آپ کے پیچھے کتے چھوڑ دیئے۔ آپؐ ان لوگوں کے آگے آگے بھاگے آ رہے تھے اور زخموں سے لہو لہان تھے۔ رستہ میں مکہ کے ایک شخص کا باغ تھا وہاں ذرا سستانے کے لئے آپ ٹھہر گئے۔ باغ کا مالک آپؐ کا شدید دشمن تھا۔ لیکن عربوں میں ایک عجیب بات پائی جاتی ہے کہ ان پر عزیزوں کی محبت ضرور غالب رہتی ہے۔

## یہ بات دوسری قوموں میں نہیں پائی جاتی

مذہب کے جوش میں اگر وہ سختی بھی کرتے تھے ایذائیں بھی دیتے تھے۔ لیکن بھائی کی خاطر قربانی کا احساس انہیں ضرور ہوتا تھا۔ باغ کا مالک آپؐ کا شدید دشمن تھا اور ہمیشہ آپ کو دکھ دیا کرتا تھا اس لئے آپؐ اس کے باغ میں داخل نہیں ہوئے بلکہ کنارے پر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ وہ باغ میں آیا ہوا تھا اور چشمہ پر بیٹھا باغ کی نگرانی کر رہا تھا اس کے غلام کام کر رہے تھے۔ اُس کی نظر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت زیدؓ پر پڑ گئی۔ مکہ میں یہ مشہور ہو چکا تھا کہ آپؐ طائف تشریف لے گئے ہیں۔ اس نے آپؐ کے کپڑوں پر خون بھی دیکھا۔ اُس شخص میں بغض اور کینہ کی وجہ سے یہ جرأت تو نہ ہوئی کہ خود پاس آئے لیکن اس نے آپ کی تکلیف کا احساس ضرور کیا اور یہ سمجھا کہ اُس کے برادری کے بھائی پر لوگوں نے ظلم کیا ہے۔ اس نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور کہا کہ ایک تھال لاؤ۔ وہ ایک تھال لایا اور اس نے انگور کے کچھ گوشے اُس میں رکھے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور

## حضرت زیدؓ

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ دونوں آدمی جو درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس جاؤ اور انہیں یہ انگور کھلاؤ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں کھانے پینے سے زیادہ تبلیغ کے لئے جلن رہتی تھی جو افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں نہیں پائی جاتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم زخموں سے چور چور تھے۔ لیکن اُدھر یہ غلام انگور لئے آپؐ کے پاس پہنچا اور اُدھر آپؐ کے اندر

## جوش تبلیغ موجزن ہوا

آپ نے اس غلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ اس نے جواب دیا میں نینوا کا رہنے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا تم میرے بھائی یونس کے وطن کے ہو۔ آپؐ کا یہ فقرہ سُن کر اس غلام کے کان کھڑے ہو گئے۔ کہ یہ عرب کا باشندہ ہونے کے باوجود نینوا کے رہنے والے یونس (علیہ السلام) کو اپنا بھائی تصور کرتا ہے اس کی وجہ سے اس کے اندر

## آپؐ کے لئے ہمدردی پیدا ہو گئی

اُس نے پوچھا آپ کا یہ کیا حال ہے اور لوگوں نے آپ سے ایسا سلوک کیوں کیا ہے آپؐ نے فرمایا سنو! تم تو یونسؑ کے ملک کے ہو تم جانتے ہو کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو مصلح دنیا میں آتے ہیں ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔ میں نے ان لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑا۔ اسے نینوا کے رہنے والے میں نے انہیں اتنا ہی کہا تھا کہ تم ایک خدا کی طرف آؤ۔ اور بتوں کی پرستش نہ کرو۔ اور میں تمہیں بھی کہتا ہوں کہ تم خدا تعالےٰ کی باتوں پر عمل کرو۔ وہ غلام عیسائی تھا۔ دین اس کے پاس تھا ہی۔ اُسے یقین ہو گیا کہ یہ شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے اور جیسے انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ بعض عورتیں آپؑ کے پاس آئیں اور انہوں نے آنسوؤں کے ساتھ آپ کے پاؤں دھونے شروع کر دیئے اور بالوں سے پاؤں پر سے مٹی صاف کی۔ اسی طرح وہ غلام بھی آپؐ کے پاؤں پر گر گیا اور اس نے آپ کے پاؤں سے مٹی اور خون صاف کرنا شروع کر دیا۔ جب وہ واپس گیا تو باغ والے نے پوچھا تم نے یہ کیا حرکتیں کی ہیں۔ اس شخص سے

## میرے خاندانی تعلقات ہیں

اور میں جانتا ہوں کہ یہ پاگل ہے۔ اُس غلام نے کہا نہیں یہ تو اس برادری میں سے ہے جس میں سے ہمارے نبی یونس علیہ السلام تھے۔ باغ کے مالک نے اُسے ڈانٹا ڈپٹا مگر اس کا دل کھل چکا تھا اور وہ ایمان لا چکا تھا۔ اب دیکھو حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس ایک عورت آتی ہے اور کہتی ہے اے استاد مجھے بھی وہ تعلیم سنا جو تو اپنی قوم کو دیتا ہے۔ مگر وہ جواب دیتے ہیں۔ میرے پاس تیرے لئے کچھ نہیں یہ تعلیم صرف بنی اسرائیل کے لئے ہے اور

## بیٹوں کی روٹی کتوں کے آگے

میں کیسے پھینک سکتا ہوں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جو آپؐ کی قوم کا نہ تھا۔ ایسے وقت میں آیا جب آپؐ زخموں سے چور تھے اور خون سے لت پت تھے حتیٰ کہ دشمن کے آگے آگے بھاگے چلے آتے تھے۔ اور ایک ایسی جگہ پر آیا جو آپؐ کے دشمن کی تھی۔ اور ذرا سی تبلیغ کرنے سے بھی ایک بڑی سی آفت آ سکتی تھی۔ وہ آتا ہے اور خود بھی نہیں کہتا کہ تم مجھے تبلیغ کرو مگر آپ خود اسے تبلیغ کرتے ہیں۔ غرض قل إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ میں بتا دیا گیا ہے کہ آپ کے لئے عرب اور غیر عرب دونوں برابر تھے۔ آپؐ کے دکھ اور تکالیف صرف عرب قوم کے لئے ہی نہیں تھیں۔ بلکہ کالے گورے عربی مصری ہندوستانی سب کے لئے تھیں۔ آپ اپنی ایک ایک حرکت میں اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے

## حضرت بلالؓ حبشی تھے

عربی زبان نہیں جانتے تھے اور عربی بولتے ہوئے وہ بہت سی غلطیاں کر جاتے تھے۔ مثلاً حبشہ کے لوگ "ش" کو "س" کہتے تھے۔ چنانچہ بلالؓ جب اذان دیتے ہوئے اشہد کو اسہد کہتے تو عرب لوگ ہنستے تھے۔ کیونکہ ان کے اندر قومی برتری کا خیال پایا جاتا تھا۔ حالانکہ دوسری زبانوں کے بعض الفاظ وہ خود بھی نہیں ادا کر سکتے تھے۔ مثلاً وہ روٹی کو روٹی نہیں کہہ سکتے۔ روتی کہیں گے اور چوری کو چوری کہیں گے۔ جس طرح غیر عرب عربی کے بعض الفاظ ادا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح عرب بھی غیر زبانوں کے بعض الفاظ ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن

## قومی برتری کے نشہ میں

وہ یہ بات سوچتے نہیں تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلالؓ کے اسہد پر دوسرے لوگوں کو ہنستے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا تم

## بلالؓ کی اذان پر

ہنستے ہو۔ حالانکہ جب وہ اذان دیتا ہے تو اللہ تعالےٰ عرش پر خوش ہوتا ہے اور تمہارے اشہد سے اس کا اسہد کہنا خدا تعالےٰ کو زیادہ پیارا لگتا ہے۔ بلالؓ حبشی تھے۔ اور حبشی غلام بنائے جاتے تھے لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں سے نہیں تھے جن کے نزدیک کوئی غیر قوم معتوب و ذلیل ہو۔ آپؐ کے نزدیک سب قومیں یکساں طور پر خدا تعالےٰ کی مخلوق تھیں۔ آپؐ کو یونانیوں اور حبشیوں سے بھی ویسا ہی پیار تھا جیسے عربوں سے

## یہی محبت تھی

جس نے اُن غیر قوموں کے دلوں پر آپؐ کا وہ عشق پیدا کر دیا تھا جس کو عرب کے بھی بہت سے لوگ نہیں سمجھ سکتے تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے۔ پھر عرب قوم میں پیدا ہوئے اور عربوں سے بھی قریش قبیلہ میں پیدا ہوئے۔ جو دوسری عرب قوموں کو بھی حقیر اور ذلیل سمجھتا تھا۔ آپ کو حبشیوں سے کیا جوڑ تھا۔ اگر آپؐ سے

کسی قوم یا قبیلہ کو محبت ہونی چاہیئے تھی تو بنو ہاشم کو ہونی چاہیئے تھی۔ آپ سے کسی کو محبت ہونی چاہیئے تھی تو قریش کو ہونی چاہیئے تھی یا پھر عرب کے لوگوں کو ہونی چاہیئے تھی غیر قوموں کے دلوں میں جن کی حکومتوں کو آپ کے لشکروں نے پامال کر دیا تھا۔ جن کی قومی سرداری کو اسلامی سلطنت نے تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ محبت ہو ہی کیسے سکتی تھی۔ انہیں تو آپ سے دشمنی ہونی چاہیئے۔ لیکن واقعات کیا ہیں اس کے لئے ہم پہلے

## حضرت مسیح علیہ السلام کی قوم

کی اس محبت کا جائزہ لیتے ہیں جو اُسے اپنے آقا کے ساتھ تھی۔ جب آپ پکڑے گئے اور آپ کے خاص حواری پطرس کو جسے آپ نے اپنے بعد خلیفہ بھی مقرر کیا تھا۔ پولیس نے کہا کہ تم اس کے پیچھے پیچھے کیوں آ رہے ہو۔ معلوم ہوتا ہے تم بھی اس کے ساتھ ہو۔ تو اُس نے کہا میں اس کا مرید نہیں ہوں۔ میں تو اس پر لعنت بھیجتا ہوں اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آپ کے حواری آپ سے محبت ظاہر کرتے تھے۔ بعد میں بھی پطرس روما میں صلیب پر لٹکایا گیا اور اس نے بڑی دلیری کے ساتھ موت کو قبول کیا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی محبت اور اطاعت سے انکار نہیں کیا۔ لیکن جب حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ اس وقت اس کا ایمان پختہ نہیں تھا۔ اس وقت وہ دو چار تھپیڑوں سے ڈر گیا تھا۔ مگر بعد میں اس نے صلیب کو بھی نہایت خوشی سے قبول کیا۔ بہرحال

## یہ ایک نظارہ تھا

اس محبت کا جو مسیح علیہ السلام سے آپ کی قوم کو تھی اب آپ کی قوم کے مقابلہ میں ہم ان غلاموں کو دیکھتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر دین کے ہو رہے۔ بلال رضؓ جو حبشی غلام تھا۔ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو محبت تھی ہم دیکھتے ہیں۔ اُس کا بلال رضؓ پر کیا اثر تھا۔ بعض لوگوں کو ظاہری طور پر اپنے محبوب سے گہری محبت ہوتی ہے۔ لیکن حقیقتاً ان کی محبت ایک دائرہ کے اندر محدود ہوتی ہے۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ سے جس کے حبشی غلام ہونے کی وجہ سے قریش ہی نہیں بلکہ سارے عرب نفرت کا اظہار کرتے تھے جس محبت کا اظہار کیا۔ آیا وہ ایک عام رواداری کی روح کی وجہ سے تھا۔ یا

## حقیقی محبت کا مظاہرہ تھا

اس کا جائزہ بلال رضؓ ہی لے سکتے ہیں۔ ہم نہیں لے سکتے اس واقعہ پر ۱۳۰۰ سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ ہم اس کا کیا جائزہ لے سکتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ بلال رضؓ نے آپ کی محبت کے اظہار کو کیا سمجھا یہاں یہ سوال نہیں۔ کہ میں نے کیا سمجھا۔ یہاں یہ سوال نہیں کہ ہم سے پہلی صدی کے لوگوں نے کیا سمجھا۔ یہاں یہ سوال نہیں کہ اس سے پہلی صدی کے لوگوں نے کیا سمجھا یہاں یہ سوال بھی نہیں کہ خود صحابہ رضؓ نے کیا سمجھا۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ یہی چھوٹا سا فقرہ کہ "تم بلال" کے اسہد کہنے پر ہنستے ہو حالانکہ اس کی اذان سن کر خدا تعالےٰ بھی عرش پر خوش ہوتا ہے وہ تمہارے اشہد سے اس کے اسہد کی زیادہ قدر کرتا ہے"۔ یہ صرف دلجوئی اور دافع الوقتی کے لئے تھا۔ یا گہری محبت کی بناء پر تھا۔

## دیکھنا یہ ہے

کہ اس فقرہ سے بلال رضؓ نے کیا سمجھا۔ بلال رضؓ نے اس فقرہ سے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ آپؐ کے دل میں خواہ میں غیر قوم کا ہوں اور ایسی قوم کا ہوں جو انسانیت کے دائرہ سے باہر سمجھی جاتی ہے۔ اور غلام بنائی جاتی ہے محبت اور عشق ہے یا صرف بناوٹ کی بناء پر آپ نے ایسا کہا۔ ہم اس واقعہ سے کچھ عرصہ پیچھے چلے جاتے ہیں۔ یہی شخص جو کہتا ہے۔ مماتی للہ رب العلمین میری موت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو رب العالمین ہے۔ فوت ہو جاتا ہے۔ نئی حکومتیں بن جاتی ہیں۔ نئے افراد آگے آ جاتے ہیں اور نئے تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض صحابہ عرب سے سینکڑوں میل باہر نکل جاتے ہیں۔ انہی صحابہ رضؓ میں بلال رضؓ بھی تھے وہ شام چلے جاتے ہیں۔ اور دمشق جا پہنچتے ہیں۔ ایک دن کچھ لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بلال رضؓ اذان دیا کرتا تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ بلال رضؓ پھر اذان دے۔ انہوں نے بلال رضؓ سے کہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ بلال رضؓ نے کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد میں اذان نہیں دوں گا۔ کیونکہ جب میں اذان دینے کا ارادہ کرتا ہوں

## رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک

میرے سامنے آ جاتا ہے اور میری برداشت سے یہ بات باہر ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر رضؓ بھی ان دنوں دمشق آئے ہوئے تھے۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ بلال رضؓ سے کہئے کہ وہ اذان دے ہم میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور ہمارے کان ترس رہے ہیں کہ ہم بلال رضؓ کی اذان سُنیں اور ہم میں وہ بھی ہیں جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں دیکھا صرف باتیں سنی ہیں ان کے دل بھی خواہش رکھتے ہیں کہ اُس شخص کی اذان سن لیں۔ جس کی اذان رسول کریمؐ سنا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضؓ نے حضرت بلال رضؓ کو بلایا اور فرمایا۔ لوگوں کی خواہش ہے کہ آپ اذان دیں۔ آپ نے فرمایا۔ آپ خلیفۂ وقت ہیں۔ آپ کی خواہش ہے۔ تو میں اذان دے دیتا ہوں۔ لیکن میرا دل برداشت نہیں کر سکتا۔

## حضرت بلال رضؓ کھڑے ہوتے ہیں

اور بلند آواز سے اسی رنگ میں اذان دیتے ہیں۔ جس رنگ میں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دیا کرتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو یاد کر کے آپؐ کے صحابہ رضؓ جو عرب کے باشندے تھے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بعض کی چیخیں بھی نکل گئیں۔ حضرت بلال رضؓ اذان دیتے چلے جاتے ہیں اور سننے والوں کے دلوں پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو یاد کر کے رقت طاری ہو جاتی ہے۔ لیکن حضرت بلال رضؓ جو حبشی تھے جن سے عربوں نے خدمتیں لیں جنہیں عربوں سے کوئی خونی رشتہ نہیں تھا۔ اور نہ بھائی چارے کا تعلق تھا۔ ہم نے دیکھنا ہے۔ کہ خود ان کے دل پر کیا اثر ہوا وہ اذان ختم کرتے ہیں تو بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ اور چند منٹ بعد فوت ہو جاتے ہیں

## یہ گواہی تھی غیر قوموں کی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس دعوے پر کہ میرے نزدیک عرب اور غیر عرب میں کوئی فرق نہیں یہ گواہی تھی غیر قوموں کی جنہوں نے آپؐ کی محبت بھری آواز کو سنا اور اس کا اثر جو انہوں نے دیکھا اس نے انہیں یقین کروا دیا کہ اُن کی اپنی قوم ان سے وہ محبت نہیں کر سکتی۔ جو محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اُن سے کرتے ہیں۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔

اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو لوگوں سے کہدے ہماری اتحادی پر تو اعلان کر دے۔ ہماری تصدیق پر کہ میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں جو رب العلمین یعنی سب جہانوں کا خدا ہے۔

## مماتی کے دوسرے معنے

ظاہری موت کے ہوتے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تو وہ موت تھی جو انسان دکھ اور تکلیف کی شکل میں اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ بنی نوع انسان کی خاطر جو موت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر وارد کی۔ اُس کی مثال کہیں نظر نہیں آتی۔ کسی عام انسان کی تو کیا۔ کسی نبی میں بھی ایسی مثال نہیں پائی جاتی اب ہم موت کے دوسرے معنے لیتے ہیں۔ جو جسم سے روح کی جدائی کا نام ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔ میری ظاہری موت بھی خدا تعالےٰ کے لئے ہے۔ لوگ مرتے ہیں اور مرتے ہوئے اپنی تکلیف اور دکھ کی وجہ سے دوسروں کا خیال نہیں کرتے۔ کیونکہ وفات کے وقت غیر معمولی تکلیف ہوتی ہے

## حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے جس شخص کو وفات کے وقت زیادہ تکلیف ہوتی تھی میں خیال کرتی تھی۔ کہ وہ گنہ گار ہے مگر جب میں نے آپ کی وفات دیکھی تو سمجھی۔ یہ جھوٹی بات ہے کیونکہ آپؐ کی نزع کی حالت نہایت تکلیف دہ تھی۔ وفات کے وقت مرنیوالوں کو عموماً یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ اپنا کام اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو سنبھال جائیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور بیماری کی وجہ سے جب ایسی حالت کو پہنچے کہ آپؐ کے لئے چلنا بھی مشکل ہو گیا تو ایک دن آپ سہارا لے کر مسجد میں آئے اور صحابہ رضؓ کو اکٹھا کیا۔ فرمایا ہر ایک انسان آخری وقت میں کوئی نہ کوئی نصیحت کرتا ہے۔ میں بھی تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ یہ غلام بھی تمہاری طرح خدا تعالےٰ کے بندے ہیں اور تمہارے بھائی ہیں۔ اُن کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کرنا اور جو شخص یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرے یا انہیں اپنے برابر رکھ سکے اُسے چاہیئے کہ انہیں آزاد کر دے لیکن جو شخص اُن سے کام لینا چاہتا ہے۔ وہ انہیں اپنے برابر رکھے جو کچھ خود کھائے وہی انہیں کھلائے جو خود پہنے وہی انہیں پہننے کو دے جس حالت میں وہ خود رہے اسی حالت میں انہیں بھی رکھے اگر تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کرتا۔ تو وہ تمہاری طرح خدا تعالےٰ کے بندے ہیں ان سے خدمت لینے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ پھر فرمایا اے میرے صحابہ رضؓ عورت پر بہت بڑا ظلم ہوتا رہا ہے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔ ہمیں گذشتہ انبیاء کے متعلق یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ کیسے

فوت ہوئے۔ صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے وقت کا پتہ لگتا ہے۔ جب آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ تو اگرچہ وہ وفات کا وقت نہیں تھا۔ آپ نے آنکھیں کھولیں تو حضرت مریم کو رنجیدہ کھڑا دیکھا اور سمجھ لیا وہ اپنے بیٹے کے مصلوب ہو جانے کے بعد اپنے ولی اور نگران کی عدم موجودگی پر افسوس کر رہی ہے۔ آپ نے اپنے حواری یوحنا سے کہا گو جذبات کی وجہ سے آپ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکے کہ اے شخص یہ ہے تمہاری ماں اور اے عورت یہ ہے تمہارا بیٹا۔ جس کے یہ معنے تھے کہ میں شخص پر اعتبار کرتا ہوں اور اسے تمہارا بیٹا بناتا ہوں۔ اور اے شخص میں تم پر اعتبار کرتا ہوں اور اسے تمہاری ماں بناتا ہوں۔ یہ بڑا نیک جذبہ ہے۔ مگر اس شخص کی محبت اور بھی بالا ہے جو وفات کے وقت اپنے اعزہ و اقربا کو بھول جائے اور

## غریب اور مظلوم کی ہمدردی

میں اپنے آخری لمحے گزارے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مماتی للہ رب العالمین۔ میری موت بھی اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ موت کے وقت اگر کسی کا آپ نے خیال کیا۔ تو وہ مظلوموں مقہوروں، مسترد کردہ اور ان بے بس اور بے کس لوگوں کا تھا جن کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں تھا۔

پھر جب وفات کا وقت آتا ہے۔ تو آپؐ کی زبان پر بار بار یہ کلمہ جاری ہوتا ہے۔ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہیں بنایا۔ یہود اور نصاریٰ کبھی بوجھ تھے۔ مگر ان میں سے جو بزرگوں کو سجدہ کرتے ہیں انہیں آپ نے حقارت سے دیکھا اور ان سے اظہار نفرت فرمایا

## اس فقرے کے معنے یہ تھے

کہ اے مسلمانو! تم نے کسی کو رب العلمین نہ بنانا پھر جب موت کا وقت اور قریب آتا ہے اور آپؐ کی زبان مبارک بولنے سے عاجز آجاتی ہے تو اس وقت آپؐ کی زبان پر جو الفاظ جاری ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔ الی ربی الاعلیٰ الی ربی الاعلیٰ
یعنی اب میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں جو بڑی عظمت و شان رکھنے والا ہے۔ بے شک آپؐ نے یہاں ربی کا لفظ استعمال کیا ہے مگر الاعلیٰ کا لفظ رب العلمین کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ربی کہہ کر اپنے محبت کے تعلق کی طرف اشارہ کیا ہے کہ میری محبت کا تقاضا ہے کہ میں اپنے رب کے پاس جانا چاہتا ہوں جو اصل محبوب ہے۔

اسی طرح احادیث میں آتا ہے

## جب آپؐ کی وفات کا وقت قریب آیا..

تو آپؐ کے پاس ایک فرشتہ آیا تھا اس نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ پیغام آپ کو دیا کہ آپ کو موت و زندگی دونوں میں اختیار دیا گیا ہے آپ چاہیں تو آپ کی زندگی بڑھا دی جائے اور اگر چاہیں تو میرے پاس آجائیں۔ آپ نے فرمایا میں موت کو اختیار کرتا ہوں۔ میں نے زندہ رہ کر کیا کرنا ہے۔ میں نے یہاں اس لئے رہنا قبول کر لیا تھا کہ میرے سپرد ایک کام کیا گیا تھا۔ وہ کام جب میں نے ختم کر دیا تو اب میں یہاں کیوں رہوں۔

آپ جب خطبہ کے لئے صحابہؓ میں تشریف لائے تو فرمایا

## خدا تعالےٰ کا ایک بندہ تھا

خدا تعالےٰ نے اُسے اختیار دیا کہ چاہو تو تمہاری زندگی بڑھا دی جائے اور چاہو تو تم میرے پاس آجاؤ۔ اس نے خدا تعالیٰ کے پاس جانے کو پسند کیا۔ صحابہؓ نے اسے ایک گذشتہ حکایت سمجھا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ رو پڑے سارے صحابہؓ خوش تھے۔ کہ انہیں ایک نئی روایت مل گئی اور ایک نیا نکتہ مل گیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں جب میں نے حضرت ابوبکرؓ کو روتے دیکھا تو کہا کہ ابوبکرؓ کو کیا ہو گیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ چاہو تو تم زندہ رہو۔ اور چاہو تو موت قبول کر لو اس میں رونے والی کیا بات ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ابوبکرؓ کو روتے ہوئے دیکھا تو سمجھ لیا کہ انہوں نے بات سمجھ لی ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ مسجد کی سب کھڑکیاں بند کر دی جائیں صرف ابوبکرؓ کی کھڑکی کھلی رہے۔ پھر فرمایا خدا تعالےٰ نے ابوبکرؓ کو بہت رقیق القلب بنایا ہے۔

دوسرے لوگوں کی موت اتفاقی ہوتی ہے

## آپؐ کی وفات اتفاقی نہیں تھی

لوگوں کی موت تو نشہ نہیں ہوتی وہ بیمار ہوتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ آپؐ کو اختیار دیا گیا تھا کہ چاہو تو موت قبول کر لو اور چاہو تو زندہ رہو آپؐ نے موت کو ترجیح دی اور کہا میں نے تو ان دنیاوی تکالیف کو اس لئے برداشت کیا ہے کہ میرے سپرد ایک کام کیا گیا تھا۔ جب میں نے وہ کام ختم کر لیا ہے تو اب زندہ رہ کر میں نے کیا کرنا ہے۔

غرض ان چاروں امور میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے جو نمونہ پیش فرمایا اس کی مثال دنیا میں اور کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ آپ جس طرح

## اپنے ہر کمال میں یکتا اور بےنظیر

تھے اسی طرح ان قربانیوں میں بھی آپ کا کوئی ثانی اور مثیل نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ حقیقت بھی کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کا مطاع قرار دیا ہے۔ پس آپ پر سچا ایمان رکھنے والوں کا فرض ہے کہ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

## بنی نوع انسان کیلئے انتہائی قربانیوں کا مظاہرہ

کیا اسی طرح وہ بھی اپنی اپنی روحانی استعداد کے مطابق ان قربانیوں میں حصہ لیں تاکہ اللہ انہیں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ دے اور جس طرح آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں اسی طرح آپ کی امت بھی اپنی قربانیوں میں تمام امتوں سے افضل ثابت ہو۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

## ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کے مطابق زیر دستخطی ۱۰ر فروری ۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک موصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں۔ جو دفتر ہذا سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے

| کام | تخمینہ لاگت مع | زر ضمانت جو ڈویژنل | عرصہ تکمیل |
| --- | --- | --- | --- |
| ہیڈ کوارٹر بیرن نمبر ۱۸/۲۶۲ کے مطابق شاہدرہ میں پلیٹ فارم نمبر ۳ کے دوسری طرف ایک ایڈیشنل ڈاؤن تھرو لائن بچھانے اور اسے آئی لینڈ پلیٹ فارم میں تبدیل کرنے کے سلسلہ میں عمارتی کام | ٹنڈر پرسنٹیج<br>روپے<br>۳۶۰۰۰/- | پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا<br>روپے<br>۸۰۰/- | ۴ ماہ |

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ ٹنڈر ارسال کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لا کر ۲ر فروری ۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ اور تخمینہ کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ ۱۰ر فروری سے قبل ہی زر ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیدار کو پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں تحریر کرنا چاہیے۔ کوروائے نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

۴۔ ٹنڈر دہندوں کو نرخوں کا حوالہ تمام لیبر اور میٹریل کے لئے دینا چاہیے اور ان کو چاہیے کہ کام کی اصل نوعیت کے بارے میں ٹنڈر دینے سے پیشتر موقع پر معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

## مقصدِ زندگی و احکام ربانی

اسّی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد۔ دکن

## میری والدہ صاحبہ مرحومہ

خاکسار کی والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام حسین صاحب شاہدرہ لاہور مؤرخہ ۲۴/۱/۶۲ بروز اتوار صبح ۲ بجے اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ بہت مخلص نیک اور عبادت گذار خاتون تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔ آپ بہت مہمان نواز۔ ملنسار۔ خوش اخلاق اور سلیقہ شعار تھیں۔ رشتہ داروں اور ہمسایوں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک رکھتیں اور سب کے دکھ درد میں برابر شریک ہوتی تھیں

اگرچہ شادی سے پیشتر محترم والد صاحب اور والدہ صاحبہ مرحومہ کے باقی رشتہ داروں میں سے کوئی بھی حلقہ احمدیت میں شامل نہ ہوئے۔ پھر بھی آپ نہایت صدق دل کے ساتھ احمدیت پر ثابت قدم رہے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ چندہ کی ادائیگی کے التزام کا یہ عالم تھا کہ وفات کے وقت ان کے ذمہ خدا کے فضل سے کوئی بقایا نہیں تھا۔ لاہور سے لجنہ اماء اللہ کے عہدیداروں کو اپنے حلقہ شاہدرہ میں بلا بلا کر جلسے کروانے اور ان مجالس رشد و اصلاح کا بڑے شوق سے اہتمام فرماتیں۔

مولوی کرم الٰہی صاحب آف قادیان نے نماز جنازہ پڑھایا جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مرحومہ نے اپنی یاد ۲ لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑے ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو

(مبارک احمد چوہدری شاہدرہ۔ لاہور)

---

## تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کیلئے

### سٹاف کوارٹرز اور ہوسٹل کی عمارات کی پلاننگ کا کام

اللہ تعالےٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) جس کے لئے تحریک حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے حال ہی میں دو مرتبہ فرما چکے ہیں۔ اپنی ابتدائی منازل میں سے تیزی کے ساتھ گذر رہا ہے۔ ربدوہلی سے گھٹیالیاں اور قلعہ صوبہ سنگھ تک پختہ سڑک کے لئے درخواست دی تھی اور بعض افسران سے ملاقاتیں بھی کی تھیں۔ چنانچہ مؤرخہ ۲۰ جنوری کو اس علاقے کے آپریشن ایریا کے بعض افسران یہاں تشریف لائے اور انہوں نے یقین دلایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ جلدی بدوہلی سے بکر کھو کھو والی گاؤں تک نشیبی علاقے میں چھوٹے چھوٹے پل تعمیر کر دیئے جاویں گے۔ جن پر سے جیپ گاڑیاں اور تانگے وغیرہ گذر سکیں گے الحمد للہ! احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلدی ہمارے کالج کے ترقی کے راستے کھول دے۔

مؤرخہ ۲۱ جنوری کو کالج کے لئے سٹاف کوارٹرز اور ہوسٹل کی تعمیرات کے لئے محترم جناب بابو قاسم دین صاحب کے ہمراہ برادر مکرم جناب خلیفہ عبد المنان صاحب اسسٹنٹ انجنیئر امریکن ایمبیسی (EMBASSY) تشریف لائے۔ آپ نے وہ زمین دیکھی جس کے استعمال کا کام بڑی تندہی سے ہو رہا ہے۔ اور جو انشاء اللہ العزیز مارچ تک مکمل ہو جائے گا۔ آپ نے سٹاف کوارٹرز اور ہوسٹل کی تعمیرات کے ضمن میں نقشہ جات ملاحظہ کئے۔ اور منتظمہ کمیٹی کو ضروری تخمینہ جات سے آگاہ فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی بعض مفید مشورے بھی دئیے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور کالج کے رستے سے تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔ (پرنسپل)

---

## درخواستہائے دعا

(۱) میرا نواسہ منور احمد ولد محمد اختر نسیم مرحوم قریباً تین ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (اے آر کے ورد کھاریاں کینٹ)

(۲) خاکسار عرصہ تین ماہ سے بوجہ درد عرق النساء بیمار ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(پیرزادہ فیض عالم زعیم مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ گوبیکی ضلع گجرات)

(۳) میری نانی صاحبہ کافی عرصہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ گئی دنوں سے تکلیف زیادہ ہے۔ سب احمدی بھائیوں سے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے

(سلمیٰ بنت شیخ مبارک احمد صاحب ریلوے بورڈ کراچی نمبر ۱)

---

## انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے متعلق ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۶۲ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئیندہ تین سالوں کے لئے یکم ۵/۶۲ تا ۳۰/۴/۶۵ عہدیداران کا انتخاب جلد از جلد کروایا جانا مطلوب ہے۔ جس کے لئے ۱۵/۳/۶۲ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس تاریخ تک تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر دفتر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہیئے۔ تاکہ ضروری کاروائی کے بعد منظوری دی جا سکے۔ اس ضمن میں انتخاب کے قواعد اخبار الفضل مورخہ ۱۳/۱/۶۲ اور ۱۴/۱/۶۲ میں شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھ کر انتخابات کئے جائیں۔ بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں۔ کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۳۰/۴/۶۲ تک کے لئے تقرر کی اب منظوری دی جا رہی ہے۔ ان عہدوں پر آئیندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح انتخاب کے کاغذات پر وقت پر کاروائی نہیں ہو سکتی۔ اور منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ انتخاب کی رپورٹیں نظارت علیا میں بھیجی جائیں۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدے کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے دقت نہ ہو اور فیصلہ میں تاخیر نہ ہو۔

تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرما دیں کہ ان کے حلقہ کی تمام جماعتوں کے انتخاب کی رپورٹ مقررہ میعاد ۱۵/۳/۶۲ تک نظارت علیا میں پہنچ جائے۔ نیز یہ نگرانی بھی فرما دیں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہو رہے ہیں۔

(نوٹ) جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے تصدیق رپورٹ کے ساتھ شامل ہونی ضروری ہے۔ کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

---

## احباب سے ضروری گذارش

حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی اعلیٰ شخصیت کے مختلف پہلو ہیں۔ جن کے متعلق احباب کے تاثرات آپ کی سوانح کی تالیف کے لئے درکار ہیں۔ مثلاً آپ ٹیریٹوریل میں افسر رہے آپ دکرونگ افسر۔ ناظر اصلاح و ارشاد، ناظر تعلیم و تربیت بھی رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی حفاظت کے سلسلہ میں بھی آپ نے خدمات سرانجام دی ہوں گی۔ بطور قاضی بھی کام کیا آپ کا اقارب، ہمسایوں اور شاگردوں سے جب آپ مدرسہ احمدیہ میں تعلیم دیتے تھے۔ اور مبلغین اور ماتحت کارکنوں سے کیا سلوک تھا۔

امید ہے کسی کو ایک ایک ہی اچھی بات یاد ہوگی۔ تو وہ اسکے تحریر کرنے سے بھی دریغ نہ کرینگے ایک ایک پھول کے جمع کرنے سے گلدستہ بن جاتا ہے۔

خاکسار ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد معرفت مکرم میاں عباس احمد خاں صاحب
پام ویو ۵۔ ڈیوس روڈ لاہور

---

## درخواست دعا

میرے چچا لفٹنٹ ملک شیر محمد صاحب جو مخلص احمدی ہیں کا چھوٹا صاحبزادہ ملک محمد اجمل خاں فائنل کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے نمایاں کامیابی عطا کرے۔

(خاکسار ملک محمد اعظم مدرس دار الرحمت وسطی ربوہ)

---

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

## درخواستِ دعا

مکرم ملک بشیر احمد صاحب کیمبلپوری سابق فلائٹ لیفٹیننٹ شدید بیمار ہیں انہیں گنگارام ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل کیا گیا ہے۔ آکسیجن دی جا رہی ہے۔

احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔


بیمار بچوں کے لئے بہترین دواء

اور

کمزور بچوں کے لئے عمدہ ٹانک

## بے بی ٹانک

قیمت ایک ماہ کورس -/۳ روپے

خرچ محصولڈاک وپیکنگ ۱/۱۶ روپیہ خواہ ایک منگوائیں یا ایک سو۔

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

### نورِ کاجل

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ۔

سوا روپیہ

### نورِ آملہ

سر اور بالوں کے لئے مقوی سفوف جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں۔ سکری بالکل دور ہو جاتی ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

### نورِ اُبٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا نگھار چہرہ کے کیل، چھائیوں، بدنما داغوں، مہاسوں اور جھین بال دور کرنے کے لئے مفید ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

تیار کردہ:- خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ


## اعلان

گورنمنٹ کے حکم کے مطابق بسوں کے تمام اڈے لاہور شہر سے منتقل ہو کر بادامی باغ ۱/۶۲ سے چلے گئے ہیں۔ سرگودھا کے لئے سٹینڈ نمبر ۶ مقرر ہوا ہے۔ یہ سٹینڈ تمام کمپنیوں کا برائے سرگودھا مشترکہ ہے۔ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے ٹائم مندرجہ ذیل ہوں گے۔ دوست ان اوقات کا خیال رکھ کر وقت پر تشریف لاویں۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱- | پہلا ٹائم | ۳/۵۰ صبح |
| ۲- | دوسرا " | ۷/۵۰ " |
| ۳- | تیسرا " | ۱۱/۲۵ " |
| ۴- | چوتھا " | ۲/۳۰ بعد دوپہر |
| ۵- | پانچواں " | ۴/۱۵ " |
| ۶- | آخری ٹائم | -/۷ رات |

(جنرل مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)

## اعلاناتِ نکاح

فرزندم شیخ عبدالماجد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے نکاح کا اعلان مکرم مولوی قمرالدین صاحب فاضل نے ہمراہ عزیزہ سارہ بی بی صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد شریف صاحب ابن مکرم حضرت شیخ صاحبدین صاحب ڈھینگرہ۔ ڈھینگرہ ہاؤس گجرانوالہ بعوض -/۱۵۰۰ روپیہ حق مہر ۲۱ ۱/۶۲ کو فرمایا۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام سے اس تعلق کے بابرکت ہونے اور نیک ثمرات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شیخ عبدالقادر مربی سلسلہ لاہور)

۲- مورخہ ۲۰ ۱/۶۲ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں عزیزی امۃ المومن سلمہا بنت برادرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کا نکاح مبلغ ۵ ہزار روپیہ مہر پر ناصر علی صاحب بی۔ ایس۔ سی جیالوجسٹ ولد ڈاکٹر محمد بخش صاحب آف جھنگ سے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین۔ (خاکسار سردار رحمت اللہ عفی عنہ محلہ دارالرحمت ربوہ)

## فوری ضرورت

جامعہ احمدیہ کے لئے ایک فزیکل ٹریننگ انسٹرکٹر کی فوری ضرورت ہے انہیں ڈرل کے علاوہ فٹ بال۔ باسکٹ بال۔ والی بال وغیرہ کھیلوں میں دلچسپی اور واقفیت ہونی چاہیئے۔ تا طلبہ کی مختلف ورزشوں اور کھیلوں کی نگرانی کر سکیں۔

خواہش مند نوجوان اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ وکالت تعلیم کو بلاتاخیر بھجوائیں۔ گریڈ حسب قابلیت دیا جائے گا۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ ربوہ)


## جانوروں کے مہلک اپھارہ کا موسم شروع ہو چکا ہے

"اکسیر میٹھا" کے ایک پیکٹ سے بفضلہ تعالیٰ یہ اپھارہ پندرہ منٹ میں غائب ہو جاتا ہے۔ ہر دیہاتی علاقہ میں اس دواء کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ایجنٹ حضرات جلد از جلد "اکسیر میٹھا" حاصل کریں قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶ روپے علاوہ خرچ پیکنگ و محصولڈاک - دو درجن پیکٹ پر خرچ پیکنگ و ڈاک معاف غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

### دوائی خاص

عورتوں کی اندرونی امراض کا مکمل علاج تین روپے -/۳

مفید النساء

ایام کی باقاعدگی کے لئے تین روپے -/۳

حب سان

سوکھا یا پرچھاواں کا علاج سوا روپیہ -/۴/۱

بچوں کی چونڈی

دستوں کے روکنے کی بہترین دواء فی شیشی بارہ روپے -/۱۲

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

### کلیم یونٹ کلیم

کی خرید و فروخت کے لئے

مبشر پراپرٹی ڈیلرز سیالکوٹ شہر

کی خدمات حاصل کریں

قادیان دارالامان کے سکنی پلاٹ کا بہترین معاوضہ دلایا جاتا ہے نقل فیصلہ غیر مصدقہ اور معاوضہ بک فوراً روانہ کریں۔


رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ہمدردِ نسواں (جوہرِ اٹھرا) مرضِ اٹھرا کی بے نظیر دواء۔ قیمت مکمل کورس ۱۹ روپے دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ